Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۶ | ۱۹ ماہ احسان ۱۳۳۲ ھش | ۱۹ جون ۱۹۵۳ء | نمبر ۶۹

ٹوکیو میں فضائی تاریخ کا بدترین حادثہ
گلوب ماسٹر ہوائی جہاز کے گرنے سے ۱۲۷ آدمی ہلاک ہوگئے

ٹوکیو ۱۸ جون۔ آج ٹوکیو میں ہوائی تاریخ کا بدترین حادثہ پیش آیا۔ جبکہ گلوب ماسٹر قسم کے ایک ہوائی جہاز کے گر پڑنے سے ایک سو ستائیس آدمی ہلاک ہوگئے۔ ہوائی جہاز میں ۱۲۰ مسافر اور عملے کے سات آدمی تھے۔ امریکی ہوائی فوج کی حمل و نقل کا یہ ہوائی جہاز ٹوکیو سے ۲۵ میل دور ایک ہوائی اڈے سے اڑا۔ لیکن انجن میں خرابی کی وجہ سے فوراً لوٹا اور گر کر تباہ ہوگیا۔ ایک امریکی ہیلی کاپٹر ہوائی جہاز نے مقام حادثہ پر پرواز کی۔ واپسی پر ہوا باز نے بتایا کہ ہوائی جہاز کے تباہ ہونے والی جگہ کے اردگرد کوئی آدمی زندہ نظر نہیں آیا۔ اس سے پہلے سب سے بڑا ہوائی حادثہ ایک گلوب ماسٹر ہوائی جہاز کو امریکہ میں ریاست واشنگٹن کی لیک موسنس میں پیش آیا تھا۔ جس میں ۸۷ آدمی ہلاک ہوئے تھے۔

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

ربوہ ۱۸ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صدر سنگمن ری کے صلاح و مشورہ سے
شمالی کوریا کے ۲۵ ہزار قیدی جنوبی کوریا کے کیمپوں سے فرار ہوگئے

پن من جوم ۱۸ جون کوریا میں اقوام متحدہ کی کمان نے یہ اعلان کیا ہے کہ اس نے کمیونسٹ وفد کو سرکاری طور پر اطلاع دے دی ہے کہ جو قیدی اپنے وطن واپس ہونے والے تھے۔ ان میں سے اکثر فرار ہوگئے ہیں۔ آج تیسرے پہر طرفین کے رابطہ افسروں کا ایک اجلاس ہوا جس میں کمیونسٹ وفد کو یہ اطلاع دی گئی۔ اقوام متحدہ کی کمان کی طرف سے کہا گیا۔ کہ جنگی قیدیوں کے کیمپوں سے جنوبی کوریا کے سپاہیوں کو ہٹا کر امریکی سپاہیوں کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ اس سے پہلے اقوام متحدہ کی کمان نے اعلان کیا۔ کہ کل آدھی رات سے سورج نکلنے تک پچیس ہزار قیدی جنوبی کوریا کے کیمپوں سے فرار ہو چکے تھے کیمپوں کے چوکیداروں نے بھاگتے ہوئے قیدیوں پر گولی چلائی جس سے نو قیدی ہلاک ہوگئے۔ کمان نے اعلان کیا ہے کہ ایک ہزار قیدی دوبارہ گرفتار کر لئے گئے ہیں لیکن جنوبی کوریا کے حکام کا خیال ہے۔ کہ ایک سو سے زیادہ قیدی پکڑے نہیں گئے۔ اقوام متحدہ کی کمان کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ یہ امر صاف ظاہر ہے۔ کہ جنوبی کوریا کے حکام نے ان قیدیوں کی رہائی میں مدد دی ہے۔ اور اس بارہ میں باضابطہ طور پر پہلے ہی تیاری کر لی گئی تھی۔ اس امر کی تصدیق جنوبی کوریا کے صدر ڈاکٹر سنگمن ری نے بھی کر دی ہے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ تمام غیر کمیونسٹ قیدیوں کی رہائی میرے حکم سے ہوئی ہے۔ جنوبی کوریا کے حکام نے احکامات جاری کئے ہیں۔ کہ جو شخص ان قیدیوں کو پکڑوانے میں مدد دے گا۔ اسے سخت سزا دی جائے گی۔

جنگی قیدیوں کے فرار ہونے سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ اس کے بارہ میں امریکہ اور برطانیہ کے مدبرین فوری صلاح مشورہ کر رہے ہیں۔

امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے کانگرس کے ممبروں سے اس بارہ میں تبادلہ خیالات کیا ہے۔ برطانیہ کے وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل آج رات اس بارہ میں دار العوام میں بیان دے رہے ہیں۔ برطانیہ نے ٹوکیو میں اقوام متحدہ کی کمان سے بھی اس بارہ میں فوری تفصیلات مانگی ہیں۔ لندن کے سرکاری حلقوں نے جنوبی کوریا کی اس کارروائی پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے۔ یہ حلقے کہہ رہے ہیں۔ کہ اس اقدام سے کمیونسٹوں سے مصالحت کی ساری کوششوں پر پانی پھر جائے گا۔ سیئول میں جنوبی کوریا کے حکام نے اس اقدام کو حق بجانب ثابت کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ ایسا کرنا انسانی حقوق کے مطابق ہے۔ جنوبی کوریا کے حکام کا کہنا ہے۔ کہ تمام دنیا نے کوریا میں صدر سنگمن ری کی قانونی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ شمالی کوریا کے باشندے بھی اسی طرح صدر سنگمن ری کی حکومت کے ماتحت ہیں۔ جس طرح جنوبی کوریا کے باشندے۔ اور قانون کے مطابق صدر سنگمن ری کو اپنے علاقے کے باشندوں کو رہا کرنے کا ہر وقت اختیار ہے۔ جنوبی کوریا کے اس اقدام کی وجہ سے سوئٹزرلینڈ نے غیر جانبدار کمیشن میں شامل نہ ہونے کا اظہار کیا ہے۔

محمد علی روم روانہ ہوگئے۔

جنیوا ۱۸ جون۔ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی آج بذریعہ ہوائی جہاز جنیوا سے روم روانہ ہوگئے۔

اکاون ہزار چار سو ٹن گیہوں کراچی پہنچ گیا

کراچی ۱۸ جون۔ یکم جون سے ۱۵ جون تک کینیڈا سے چھ جہاز اکاون ہزار چار سو ٹن گیہوں لے کر پاکستان پہنچ چکے ہیں۔ یہ گیہوں کولمبو منصوبہ کے تحت آیا ہے۔ گیہوں کو کراچی میں جہازوں سے اتارنے کے بعد مختلف صوبوں میں بھیج دیا گیا۔ ایک لاکھ اٹھارہ ہزار آٹھ سو ٹن گیہوں پنجاب پانچ ہزار پانچ سو بیس ٹن آزاد کشمیر دو سو اکیاسی ٹن بلوچستان اور ایک ہزار ۴۰۰ ٹن دوسرے علاقوں کو بھیجا گیا۔ کولمبو منصوبہ کے تحت مزید گیہوں آنے کی توقع ہے۔

— کراچی ۱۸ جون۔ حکومت سندھ نے چاول اور چاول سے بنی ہوئی اشیا کی نقل و حرکت پر سے پابندی اٹھالی ہے۔

کشمیر کے جھگڑے سے امن عالم کو خطرہ ہے
بوڈاپسٹ کی امن کانفرنس میں پاکستانی مندوب کی تقریر

بوڈاپسٹ ۱۸ جون۔ بوڈاپسٹ کی امن کانفرنس میں پاکستان ٹائمز لاہور کے ایڈیٹر مسٹر مظہر علی خان نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے سوال پر ہندوستان اور پاکستان کا جھگڑا اور یہودیوں اور عرب ممالک کے تنازعات ایسے امور ہیں جن پر کانگرس کو فوری توجہ دینی چاہیئے۔ کیونکہ ان سے امن عالم کو خطرہ ہے۔

کوریا میں دوبارہ لڑائی چھڑ گئی

ٹوکیو ۱۸ جون۔ اقوام متحدہ کی کمان سے اعلان ہوا ہے کہ کوریا کے وسطی محاذ کے مغربی حصہ میں کل رات زبردست لڑائی چھڑ گئی۔ وسطی محاذ کے مشرقی حصہ میں بھی جنگ چھڑ ہوئی ہے۔ اس کے باوجود کمیونسٹوں اور اقوام متحدہ کے وفود کے درمیان لڑائی بند کرنے کے مکمل معاہدہ کے متعلق بات چیت جاری ہے۔ ایک ہزار چینی سپاہیوں نے کیپٹل ہل کے قریب زبردست حملہ کر دیا ہے۔ یہ پہاڑی ہفتہ کے روز کمیونسٹوں کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔ چینی سپاہیوں نے آٹھویں ڈویژن کو جو اس علاقہ میں تعینات ہے پسپا ہونے پر مجبور کر دیا۔ مشرقی جانب پوخان دریا کے ساتھ ساتھ بھی ایک ہزار کمیونسٹ سپاہیوں نے بیسویں ڈویژن پر حملہ کر دیا ہے۔ اس حملہ کے متعلق سیئول میں کوئی قابل اعتماد رپورٹ نہیں پہنچی۔ پن من جوم میں کمیونسٹ ذرائع سے اس بات کا پتہ چلا ہے۔ کہ کمیونسٹوں کے حالیہ بڑا حملہ کا بڑا مقصد محض سنگمن ری کو یہ دکھانا تھا۔ کہ یالو دریا تک پہنچنے کا خواب کس قدر بے معنے ہے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۵۳ء

اسلامی نظام کے قیام کے لئے غیر اسلامی طریق

ہمارے ملک میں بعض لوگ ہیں جو یہ دعوےٰ کرتے ہیں۔ کہ وہ ملک میں خالص اسلامی نظام کا قیام چاہتے ہیں۔ بذات خود کسی کے ایسا دعوےٰ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنے ملک میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکومتی کاروبار کی انجام دہی کے لئے کوشش کرے۔ اسلام انسان کی پوری زندگی پر حاوی ہے۔ اور اس کے اصول مادی زندگی کے اعمال کی راہنمائی کے لئے ہی ہیں۔ خواہ وہ انفرادی حیثیت رکھتے ہوں یا اجتماعی اس لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اپنی زندگی کے دونوں انفرادی اور اجتماعی پہلوؤں کو اسلامی سانچے میں ڈھالے۔ چونکہ حکومتی کاروبار انسان کی زندگی کا ایک نہایت اہم اجتماعی پہلو ہے اس لئے لازماً ہر مسلمان کے لئے واجب ہے۔ اور اس کا حق ہے جیسا کہ ہم نے کہا ہے کہ وہ اپنے ملک کے حکومتی کاروبار کی انجام دہی اسلامی اصولوں کے مطابق ہونے کے لئے جدوجہد کرے۔ چنانچہ اس لحاظ سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسلامی نظام حکومت وہ ہے جس میں اسلامی اصولوں کے مطابق حکومتی کاروبار سرانجام پاتا ہو۔ لہذا اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ جس حکومت کا کاروبار اسلامی اصولوں کے مطابق سرانجام پاتا ہو۔ اس کو ہم اسلامی نظام کے نام سے موسوم کریں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلامی اصول کیا ہیں؟ تمام مسلمانوں کے نزدیک اسلامی اصول وہ ہیں جو خدا اور رسولؐ کے احکام پر مبنی ہوں۔ ایک مسلمان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی انہی اصولوں کے مطابق ہونی چاہیئے۔ اس لئے اسلامی نظام حکومت وہ ہے۔ جو قرآن و سنت کے جاودانی غیر متغیر اصولوں کے مطابق ہو۔ ان اصولوں کی تشریح میں تو اختلاف ہوسکتا ہے۔ مگر کوئی انسان خواہ وہ کتنا بڑا عالم ہو۔ ان اصولوں کو نہیں بدل سکتا ہے۔ اسی لئے انسان کے بنائے نظاموں اور اسلامی نظام میں یہ بنیادی فرق ہے کہ اسلامی نظام حکومت کے اصولوں کو کوئی انسان بدل نہیں سکتا۔ مگر انسان کے بنائے ہوئے نظام میں تبدیلی ہوسکتی ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ انسان کی عقل محدود ہے اور اس کے بنائے ہوئے اصول بھی محدود ہی ہوں گے۔ پھر ایک انسان کی رائے دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔ مگر اسلامی اصول ہمیشہ کے لئے مقرر ہو چکے ہیں۔ وہ حی و قیوم اللہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے ہیں۔ لہذا جیسا کہ اس نے وعدہ فرمایا ہے کہ جو اصول قرآن کریم میں دیئے گئے ہیں۔ یہ قیامت تک کے لئے رہیں گے۔ اس لئے وہ جاودانی ہیں۔ ان میں کسی انسان کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

جمہوری نظام جیسا کہ آجکل مغربی ممالک اور ان کے تتبع میں اب مشرقی ممالک میں بھی رائج ہو رہا ہے۔ انسان کا اپنا بنایا ہوا ہے۔ اس میں ترقی کی ہر وقت گنجائش ہے اور اس کو انسان جب چاہے تبدیل کر سکتا ہے۔ اس لئے لادینی جمہوری نظام کی یہ خصوصیت ہے۔ کہ اس میں پارٹی سسٹم ہوتا ہے۔ ایک لیڈر یا کچھ لیڈر مل کر ایک پارٹی اپنے خاص اصولوں کے مطابق بناتے ہیں۔ پھر آئینی طور پر اس کا پروپیگنڈا کر کے عوام کو اپنا ہم خیال بناتے ہیں۔ اور اس طرح انتخابات میں اکثریت حاصل کر کے اپنے پروگرام کے مطابق حکومت چلاتے ہیں۔ جو پارٹی برسرِ حکومت آتی ہے۔ چونکہ عوام کی اکثریت کی رائے پر برسر اقتدار آتی ہے۔ اس لئے اکثریت کی رائے کو ایسی حکومت میں تمام اہمیت ہوتی ہے۔

ایسی حکومت میں برسر اقتدار پارٹی کے علاوہ جو پارٹیاں انتخابات میں کامیابی حاصل کرتی ہیں اکثر حزب اختلاف کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اور آئینی حدود کے اندر رہ کر حکومت کی اصولی مخالفت کرتی ہیں۔ اور ان میں سے کوئی پارٹی جو پروپیگنڈہ سے آئندہ انتخابات تک برسر اقتدار پارٹی سے زیادہ رسوخ پیدا کر لیتی ہے۔ وہ برسر اقتدار آجاتی ہے۔ اور اپنے پروگرام کے مطابق حکومت چلاتی ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا خالص "اسلامی نظام" میں بھی پارٹی سسٹم جائز ہے ظاہر ہے کہ اسلامی نظام چونکہ خدا و رسول کے جاودانی اصولوں پر مبنی ہے۔ اس میں پارٹی سسٹم جائز نہیں ہوسکتا۔ اور نہ کوئی "حزب اختلاف" بن سکتا ہے۔ اور نہ کوئی پارٹی محض رائے عامہ کی اکثریت کی بناء پر برسر اقتدار آنے کا حق رکھتی ہے۔ کیونکہ ہوسکتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ واقعی ہوتا ہے کہ اکثریت کی رائے خدا و رسول کے اصولوں کے منافی ہو۔ کیونکہ عوام خدا اور رسول کے احکام پر حاوی نہیں ہوتے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقی اسلامی نظام کے قیام کا طریق کار علم مغربی جمہوری نظاموں کے طریق قیام سے بنیاداً مختلف ہے بلکہ متضاد ہے۔ اس لئے جو لوگ پاکستان میں حقیقی اسلامی نظام کے قیام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ان کے لئے مغربی جمہوری نظام کے اصولوں کو اختیار کرنا بذات خود غیر اسلامی فعل ہے۔

یہ ماننا پڑے گا کہ جو لوگ یہاں اسلامی نظام کے قیام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ وہ "حقیقی" اسلامی نظام کے قیام کا ہی مطالبہ کرتے ہیں۔ اس لئے اگر وہ لوگ یہاں اسلامی نظام برپا کرنے کے لئے مغربی جمہوری نظام کے اصول پارٹی سسٹم کو اختیار کرتے ہیں تو "نتیجۃً" تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہ حق کو غیر حق کے طریق کار سے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں وہ خدا اور رسول کے نظام کو انسانوں کے بنائے ہوئے طریق کار سے برپا کرنا چاہتے ہیں۔

ان لوگوں کے ایک ٹریکٹ کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو۔

"کسی کو یہ بات پسند ہو یا ناپسند بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ جماعت ... اس ملک کی ایک نہایت منظم با اثر اور فعال (؟) جماعت ہے۔ پاکستان کی سیاست میں وہ بحیثیت "حزب اختلاف" کے اپنا خاص مقام اور درجہ رکھتی ہے۔ اور ملک کی برسر اقتدار پارٹی سے اصولی اختلاف رکھتے ہوئے اس بات کا پورا حق حاصل ہے۔ کہ وہ اس پارٹی کی حکومت کی پالیسیوں انتظامات اور تدابیر پر دلائل کے ساتھ تنقید کر کے پبلک کی تائید و تعاون سے ملک کی حکمران پارٹی کو اسکے منصب سے آئینی طریقہ پر ہٹانے کی کوشش کرے"۔ (صدے صف)

اس بات کو جانے دیجئے کہ اس میں جو دعوے کئے گئے ہیں اس کی کیا حقیقت ہے صرف یہ دیکھئے کہ یہ طریق کار اسلامی ہے یا نہیں؟

ہم یہ نہیں کہتے کہ انہیں اپنے نقطۂ خیال کی حکومت قائم کرنے کے لئے جمہوری اصولوں کے مطابق جدوجہد نہیں کرنی چاہیئے۔ وہ بڑی خوشی سے کریں۔ مگر انہیں اسے "اسلامی نظام کا مطالبہ" نہیں کہنا چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی نظام اپنے قیام کے لئے ہرگز ہرگز انسان کے بنائے ہوئے جمہوری اصولوں کے طریق قیام کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ اس کا اپنا خاص "طریق کار" ہے۔ جو ویسا ہی اللہ تعالےٰ کے احکام اور رسول پاکؐ کی سنت پر مشتمل ہے جیسا کہ خود حقیقی "اسلامی نظام"۔ بالعکس اگر وہ واقعی حقیقی اسلامی نظام کا قیام چاہتے ہیں۔ تو ان کے لئے لازم ہے۔ کہ وہ وہی طریق کار اختیار کریں۔ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک اور اسکے رسول نے اپنے اسوۂ حسنہ سے واضح کیا ہے۔ نہ کہ لادینی جمہوری طریق کار جیسا کہ ان کی مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔

تصحیح

المصلح ۱۸ جون ۱۹۵۳ء کے اداریہ میں سہو کتابت اور طباعت کی وجہ سے بعض غلطیاں ہوگئی ہیں۔ احباب حسب ذیل تصحیح فرمالیں۔

۱۔ صفحہ ۸ پر بقیہ لیڈر صد ۲ کے تحت ان انتھو فاللہ غفورٌ رحیم لکھا گیا ہے۔ اصل آیت ان انتھوا فان اللہ غفور رحیم ہے۔

۲۔ بیسویں سطر میں حضرت علیؓ کی جگہ حضرت عمرؓ پڑھا جائے۔

۳۔ تیسویں سطر میں حضرت ابو عندل کی بجائے حضرت ابو جندلؓ پڑھا جائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض

(۱۳)

جو صورت ہم نے نماز اور روزہ کے متعلق بیان کی ہے۔ وہی حالت دیگر عبادات اور احکام اسلام کی ہے۔ موجودہ دور میں جماعت احمدیہ کا اہم ترین فرض یہی ہے کہ وہ شریعت اسلامی کی حکمتیں دنیا پر واضح کر کے اسلام کی طرف دعوت دے۔ اور اسلامی تعلیم کے فلسفہ کی وضاحت کر کے مسلمانوں کے دلوں میں حقیقی ایمان کو تازہ اور مضبوط کرے۔ اور اپنے علمی کارنامے اور خدمت کے ساتھ ساتھ اپنے عملی نمونہ کے ذریعہ اس امر کا ثبوت بہم پہونچا لے۔ کہ اسلام اور قرآن ہر زمانہ میں انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی اور کامیابی کے لئے ہدایت بہم پہونچاتے ہیں ؛

مثلاً اس اعتراض یا احساس کا علمی جواب کہ نماز نعوذ باللہ ایک بے فائدہ رسم ہے۔ جو موجب تضیع اوقات ہے۔ یا روزہ محض ایک تاوان یا جرمانہ ہے جس کے نتیجہ میں انسان اپنے تئیں خواہ مخواہ زحمت میں ڈالتا ہے۔ اور سوائے جسمانی اور دماغی کوفت کے اس سے کچھ حاصل نہیں تبھی تشفی بخش ہو سکتا ہے جب ایک جماعت عملاً نماز اور روزہ کے جسمانی دماغی۔ اخلاقی اور روحانی فوائد کو ایسے امتیازات کے ذریعہ واضح اور ثابت کر دکھائے جس سے کوئی منصف مزاج ہوشمند انکار نہ کر سکے۔

یا مثلاً پردہ کا مسئلہ اس دور میں اکثر زیر بحث آتا رہتا ہے اور مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں بہت کثرت سے خواتین نے نہ صرف رسمی پردہ ترک کر دیا ہے۔ بلکہ عام میل جول میں مردوں کے ساتھ آزادانہ گفتگو اور ہنسی مذاق سے انہیں کوئی پرہیز یا باک نہیں۔ عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول پر اسلام نے کیا پابندی عائد کی ہے۔ یا عورتوں کے اظہارِ زینت کے متعلق کیا قواعد وضع کئے ہیں۔ ان مسائل پر تفصیلی بحث یہاں مقصود نہیں لیکن اس قدر تو ہر مسلمان کو جس نے رسماً بھی قرآن کریم کو پڑھا ہے تسلیم کرنا پڑے گا کہ قرآن کریم میں صراحتاً اس پابندی اور ان قواعد کا ذکر ہے۔ اب اگر قرآن کریم اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور یقیناً ہے۔ اور ہر زمانہ اور ہر طبقہ کے لئے ہدایت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور یقیناً رکھتا ہے۔ تو جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ اول ان احکام کی تفصیل اور ان کی حکمت اور فلسفہ اور ان کی پابندی کے فوائد اور ان سے لاپرواہی کے نقصان اس طریق پر واضح کئے جائیں۔ کہ مسلمانوں کے تعلیم یافتہ طبقہ کے دل و دماغ کے لئے اطمینان کا باعث ہوں۔ اور پھر ان احکام کی پابندی کرتے ہوئے یہ ثابت کیا جائے کہ نہ صرف اس پابندی سے وہ فوائد مترتب ہوتے ہیں جو اسلامی شریعت اور تعلیم کا مقصود ہیں۔ بلکہ اسکے مقابل ان احکام کی پابندی کے نتیجہ میں جن نقصانات کا اندیشہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ وہ یا تو محض ذہنی ہیں۔ اور یا غفلت اور بے احتیاطی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ مناسب احتیاط اور تدبیر سے ان کا پورے طور پر ازالہ ہو سکتا ہے۔

مسلمان منہ سے تو یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ قرآن کریم کی تمام تعلیم ایک عالم الغیب ہستی کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ جو زمین اور آسمان کے بھیدوں سے واقف ہے۔ اور جو پیچھے گزر چکا یا آگے آنے والا ہے۔ اس کی باریک سے باریک تفاصیل سے آگاہ ہے۔ لیکن جہاں اسلامی تعلیم کا کوئی ایسا پہلو ان کے سامنے آجاتا ہے۔ جو ان کی اس طرز زندگی سے ٹکراتا ہو جس کے وہ دلدادہ اور عادی ہو چکے ہیں۔ اور جسے ترک کرنا یا اس میں ترمیم کرنا ان پر دوبھر ہے۔ تو وہ ہر حیلہ اور بہانہ سے اسے ٹالنے اور اس سے آزادی یا مخلصی حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کبھی تو وہ صاف اس تعلیم سے انکار کر کے کہ اسلام نے اس کا حکم ہی نہیں دیا اپنی کم علمی کا عملاً اعتراف کرتے ہیں۔ اور کبھی اس قسم کے عذر کرتے ہیں کہ یہ تعلیم موجودہ زمانہ سے متعلق نہیں۔ یا موجودہ حالات میں قابل عمل نہیں۔ جہاں تک تو تعلیم یا احکام کا تعلق ہے۔ بے شک بعض پہلوؤں کے متعلق جو تمدن اور معاشرت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تفصیلی علمی تحقیقات کی ضرورت ہے۔ تاکہ احکام کی تفاصیل کو واضح کیا جائے۔ اور جہاں جہاں احکام کو حالات یا ضرورت کے ساتھ وابستہ کیا گیا ہے یا احکام کے دائرہ میں اختیار کی گنجائش ہے۔ یا تعلیم میں الٰہی حکمت کے ماتحت لچک رکھی گئی ہے۔ اسے کھول کر بیان کیا جائے تاکہ اول دونوں قسم کے عذروں کا ازالہ ہو سکے۔ اور یہ معلوم ہو جائے کہ صحیح اسلامی تعلیم کیا ہے۔ اور موجودہ حالات پر اس کا کیسے اور کس صورت میں اطلاق ہوتا ہے۔

لیکن تیسری قسم کا عذر نہایت خطرناک ہے۔ یہ تسلیم کرنا کہ ایک تعلیم یا حکم موجود ہے۔ اور موجودہ حالات پر اس کا اطلاق بھی ہے یا موجودہ حالات کا استثناء اس تعلیم یا حکم سے ثابت نہیں۔ اور پھر اس کے متعلق اس قسم کا عذر پیش کرنا کہ یہ تعلیم یا یہ حکم موجودہ حالات میں قابل عمل نہیں اس اعتراف کے مترادف ہے۔ کہ نعوذ باللہ وہ تعلیم یا وہ حکم اللہ تعالےٰ کی طرف سے نہیں جو عالم الغیب ہے اور ماضی اور مستقبل کا تفصیلی علم رکھتا ہے۔

عملی پہلو کے لحاظ سے مروجہ پردہ پر دو موٹے اعتراض کئے جاتے ہیں اوّل کہ یہ صحت کے لئے مضر ہے۔ دوئم کہ یہ عورتوں کی مناسب تعلیم و تربیت کے راستہ میں روک ہے۔ یہ تو مسلمہ ہے کہ یہ احکام مردوں اور عورتوں پر بعض پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ اور ان پابندیوں سے غرض بعض فوائد کا حصول اور بعض نقصانات اور خطروں سے اسلامی سوسائٹی کو محفوظ کرنا ہے۔ اگر ان پابندیوں کے صحیح حدود قائم ہو جانے کے بعد بھی یہ اندیشہ باقی رہتا ہو۔ کہ ان پر عمل کرنے سے مسلمانوں کا ایک طبقہ بعض دیگر فوائد سے محروم ہو جائے گا۔ یا بعض دیگر نقصانوں کا متحمل ہو گا۔ تو مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ایسی تدابیر اختیار کریں۔ جن کے نتیجہ میں نہ کسی جائز فائدہ سے محرومی اور نہ کسی نقصان کا احتمال باقی رہے۔ اور اگر ان تدابیر کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کسی قربانی کی ضرورت ہو۔ تو اس قربانی کو بشاشت کے ساتھ قبول کیا جائے۔ تاکہ ان احکام کے فوائد بھی حاصل ہوتے جائیں۔ ان کی خلاف ورزی کے نقصانات سے بھی مسلمان محفوظ رہیں۔ اور ان احکام پر عمل پیرا ہونے سے کسی اور فائدہ سے محرومی یا کسی اور نقصان کی برداشت بھی پیش نہ آئے۔

یہ ساری علمی تحقیقات اور اس عملی نمونہ کا قائم کرنا جماعت احمدیہ کے ذمہ ہے۔ کیونکہ آج یہ واحد جماعت ہے جس کا یہ دعویٰ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس دور میں اسلام کے دوبارہ احیا کی بنیاد اپنے کلام اور وحی کے ذریعہ رکھی ہے۔ اور جماعت احمدیہ کو اللہ تعالےٰ نے اس نور کی شناخت اور قبول کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ جماعت کے ادبیات میں اسلامی معاشرتی اور تمدنی مسائل پر بہت کچھ روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور ان کے بنیادی فلسفہ اور ان کی تفاصیل کی توضیح اور تشریح موجود ہے۔ لیکن ضرورت ہے کہ اس تمام تحقیقات کو دوبارہ علمی دنیا کے سامنے لایا جائے۔ تاکہ اسلامی معاشرت اور تمدن کی وہ شکل جو اسلام قائم کرنا چاہتا ہے، علمی طبقہ کے ذہنوں میں ایک مکمل صورت میں آسکے ؛

عملی پہلو کے لحاظ سے یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تمدنی اور معاشرتی احکام کی مکمل عملی تصویر اسی وقت سامنے آسکتی ہے۔ جب ایسی جماعت کو جوان

(باقی دیکھیں صہ ۷ پر)

اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرّجیم ؕ

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھُوَ النّاصر

سلسلہ احمدیہ کی تاریخ کو محفوظ کرنے کا انتظام

احباب اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کرام!

السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہٗ

آپ کو علم ہے۔ کہ ہماری جماعت کی تاریخ اب تک غیر محفوظ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے سوانح بعض لوگوں نے مرتب کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ بھی نامکمل ہیں۔ پس سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے تاریخ سلسلہ احمدیہ کے مکمل کرانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ سب سے پہلے قریب کے زمانہ کی تاریخ مرتب کی جائیگی۔ تاکہ ضروری واقعات محفوظ ہو سکیں۔ سلسلہ کی تاریخ کئی جلدوں میں مکمل ہوگی۔ تین سال تک کام کا اندازہ ہے۔ اس کی چھپوائی اور لکھائی وغیرہ پر کم از کم تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ ہزار روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ پر چونکہ اس وقت کافی بار ہے۔ اسلئے اس کام کا علیحدہ انتظام کرنے کیلئے میں احباب جماعت میں سردست صرف مبلغ بارہ ۱۲ ہزار روپے کی تحریک اس کام کیلئے کر رہا ہوں جب یہ روپیہ خرچ ہونے کو ہوگا پھر اور اپیل کی جائے گی جماعت کے جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا فرمائی ہے۔ انہیں سلسلہ کی اس اہم ضرورت کو پورا کرنے کیلئے اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ تا یہ کام جلد پایۂ تکمیل کو پہنچ جائے۔

دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں اس تحریک کیلئے مد کھول دی گئی ہے۔ جو احباب اس تحریک میں حصّہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو بمد تصنیف تاریخ سلسلہ احمدیہ بھجوا دیں۔

یہ رقم میرے اختیار میں رہے گی۔ اور میرے ہی دستخطوں سے برآمد ہو سکے گی۔ والسلام

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ

تحریک جدید کے دور اول کے مجاہدین کیلئے ایک نہایت ضروری اعلان

تحریک جدید کے دور اول کا جو مجاہد وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے اپنے گذشتہ سالوں کا حساب معلوم کرنا چاہے۔ تا اسے معلوم ہو۔ کہ اس کا کسی سال میں بقایا تو نہیں ہے۔ اسے چاہیئے۔ کہ اپنی چٹھی میں اس بات کی وضاحت کرے

(۱) تحریک جدید کے پہلے دس سال کا جو سرٹیفکیٹ بھی حضور کا دستخطی دیا جا چکا ہے۔ اس کے دسویں سال کا وعدہ کہاں سے کیا۔ اور کہاں سے ادا کیا تھا۔

(۲) اس کے بعد گیارھویں سال سے لیکر اٹھارھویں سال تک کہاں کہاں سے وعدے کئے تھے۔ اور کہاں کہاں سے ادا کئے تھے۔ تا ان کے حسابات فوری اس اطلاع کے ملنے پر بنا کر دیئے جائیں۔

(۳) کئی دوست ہیں۔ جنہوں نے اپنا گذشتہ حساب طلب کیا۔ مگر ایسی اطلاع کہ کہاں کہاں سے وعدے کئے تھے۔ مہیا نہیں کی۔ ان کے حساب بنانے میں بہت وقت خرچ کرنا پڑتا ہے اور جواب بھی اسی دن نہیں دیا جا سکتا۔ گو یہ دفتر اسی دن جواب دینے کی کوشش کرتا ہے پس احباب نمبر اول اور نمبر دوم کے مطابق حساب دریافت کرتے وقت اطلاع دیا کریں۔

(۴) دور اوّل کا ہر مجاہد یہ نوٹ کرلے۔ کہ اس کا نام اس فہرست میں جو تاریخ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں لکھے جانے والی ہے۔ اسی صورت میں آسکتا ہے۔ جب کہ اس نے دور اوّل میں متواتر بغیر ناغہ کے اشاعت اسلام میں انیس سال تک مدد دی ہو۔ اس کے نام کے ساتھ اُن کی انیس سالہ ادا کردہ رقم بھی دکھائی جائے گی۔ پس وہ احباب جن کے ذمہ بقایا ثابت ہو۔ وہ اپنا سال ۱۹ کا چندہ اس ماہ میں ادا کر دیں۔ اور اگر بقایا ہو تو وہ ۳۰ نومبر ۵۳ء سے پہلے پہلے ادا کرکے اپنا نام فہرست میں درج کرالیں۔

نوٹ: تحریک جدید کے مالی کاروبار کے لئے تمام خط و کتابت صرف "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" کے پتہ پر ہونی چاہیئے۔ کسی وکیل یا کارکن کے نام سے نہ ہو۔

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

مصباح ہر احمدی گھرانہ میں پہنچنا ضروری ہے

اس لئے کہ

(۱) اس میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن شامل ہوتا ہے۔ (۲) اس میں سلسلہ کے جید علماء اور پڑھی لکھی بہنوں کے مضامین شامل ہوتے ہیں۔ (۳) عورت کے متعلق اسلامی احکام کو واضح کیا جاتا ہے۔ (۴) مذہبی۔ معاشرتی اور تمدنی معلومات پیش کی جاتی ہیں۔ جن سے موجودہ مسموم فضا میں ہر احمدی بہن کو آگاہ ہونا ضروری ہے پس آپ اس کی خریداری میں تعاون فرمائیں۔ خود خریدار بنیں اور دوسروں کو خریدار بنائیں (منیجر)

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے مورخہ ۳۰ جون ۵۳ء کو منعقد کئے جائیں

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے مورخہ ۳۰ جون ۵۳ء بروز منگل ہونے قرار پائے ہیں۔ تمام جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ اپنے اپنے مقام پر اس مبارک تقریب کو پوری شان کے ساتھ منائیں اس دن کے لئے مقررین کا انتظام کریں۔ جو حضور پاکؐ کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ ربوہ ضلع جھنگ)

اسلام پر اعتراضات کے جواب

کیا اسلامی تعلیم کا اصل منبع عیسائیت ہے؟

ایک اعتراض کا جواب

اسلام اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے خلاف جو اعتراضات کیے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک بہت بڑا اعتراض یہ ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اہل دنیا کے سامنے جو تعلیمات پیش کیں۔ اور جو بھی مفید اور کار آمد اصول بنی نوع انسان کی ترقی کے لیے وضع فرمائے۔ وہ آپ نے عیاذاً باللہ ان مسیحیوں سے سیکھے تھے۔ جو اس وقت ملک عرب میں پائے جاتے تھے۔ خداتعالے کے الہام اور اس کی وحی کا اس میں دخل نہیں تھا۔

اس اعتراض کا ایک جواب تو اصولی ہے۔ اور ایک تفصیلی۔ اصولی جواب یہ ہے۔ کہ اگر عیسائی ہی اسلامی تعلیم کا اصل منبع ہیں۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ انہوں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مخالفت کس لیے کی۔ اور کیوں دن رات آپ کے خلاف منصوبہ بازیاں اور شرارتیں جاری رکھیں۔ کیا یہ تعجب کی بات نہیں۔ کہ جس تعلیم کی اشاعت کی جا رہی ہو۔ وہ تو عیسائیوں کی ہو۔ مگر اس کی مخالفت اور دشمنی میں بھی عیسائی پیش پیش ہوں۔

تفصیلی جواب یہ ہے۔ کہ محض دعویٰ کسی امر کو ثابت نہیں کر سکتا۔ یہ اعتراض محض ایک دعویٰ ہے۔ جس کا بارِ ثبوت معترضین کے ذمہ ہے۔ وہ اگر اپنے اعتراض کو واقعات کی روشنی میں ثابت کر سکتے ہیں۔ تو انہیں چاہیئے۔ دلائل پیش کریں۔ اور تاریخ کی روشنی میں بتائیں۔ کہ کب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس وقت کے عیسائیوں سے استفادہ کیا۔

اس موقعہ پر بعض لوگ یہ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ ورقہ بن نوفل جو حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے رشتہ داروں میں سے تھا۔ وہ عیسائی تھا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اس کے پاس جایا کرتے تھے۔ اور آپ نے جو کچھ سیکھا۔ دراصل اسی سے سیکھا ہے۔ اس اعتراض کی تردید میں بجائے اس کے کہ کوئی اور بات پیش کی جائے۔ خود ورقہ بن نوفل کو ہی پیش کیا جاتا ہے۔ احادیث میں ذکر آتا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر جب پہلی بار جبریل امین وحی ربانی لے کر غارِ حرا میں آیا۔ اور اس نے کہا۔ اقراء تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہایت ہی خوف زدہ ہوئے۔ اور آپ نے فرمایا۔ ما انا بقارئ میں پڑھا ہوا نہیں۔ اس پر اس نے سینہ سے آپ کو لگا کر زور سے بھینچا۔ اور کہا۔ اقراء۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا پھر وہی جواب تھا۔ کہ ما انا بقارئ۔ جبریل نے پھر آپ کو زور سے بھینچتے ہوئے کہا۔ اقراء۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے پھر وہی جواب دیا۔ کہ ما انا بقارئ۔ اس پر اس نے تیسری دفعہ پھر آپ کو سینہ سے لگا کر زور سے دبایا۔ اور کہا اقراء باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق۔ اقرأ وربک الاکرم الذی علم بالقلم علم الانسان مالم یعلم۔ یہ کہہ کر فرشتہ تو غائب ہو گیا۔ مگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت ہی خوف زدہ ہوئے۔ اور آپ اسی گھبراہٹ کی حالت میں گھر پہنچے۔ اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ کہ مجھ پر جلدی سے کپڑا اوڑھ دو۔ انہوں نے فوراً آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ اور جب آپ کو قدرے سکون حاصل ہوا۔ تو آپ نے یہ تمام واقعہ حضرت خدیجہ رضؓ کے سامنے بیان فرمایا۔ اور اپنی حالت کا ان الفاظ میں اظہار کیا۔ کہ لقد خشیت علیٰ نفسی مجھے اپنے نفس کے متعلق بہت کچھ خوف پیدا ہو گیا ہے۔ تب حضرت خدیجہ رضؓ نے جو آپ کی زندگی کی ہر حرکت سے واقف و آگاہ تھیں۔ اور جو آپ کے پاکیزہ شمائل و اخلاق کو خوب جانتی تھیں۔ آپ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا۔ کلا ابشر فواللہ لا یخزیک اللہ ابدا۔ انک لتصل الرحم وتصدق الحدیث وتحمل الکل وتکسب المعدوم وتقری الضیف وتعین علیٰ نوائب الحق کہ آپ ایسا خیال تک بھی اپنے دل میں نہ لائیں۔ خدا کی قسم۔ اللہ آپ کو کبھی ضائع نہیں کریگا۔ آپ وہ ہیں جو صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچ بولتے ہیں۔ لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں۔ باریک در باریک اخلاق اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور حق پر لوگوں کے مددگار بنتے ہیں۔ پھر کیا آپ جیسے انسان کو خداتعالے ضائع کر دے گا۔ بخدا کبھی ضائع نہیں کریگا۔ اس جواب کے بعد حضرت خدیجہ رضؓ آپ کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ جو شرک کا تارک تھا۔ اور صحف مقدسہ سے خوب واقف تھا۔ مگر بڑھاپے کی وجہ سے اپنی بینائی کھو چکا تھا۔ حضرت خدیجہ رضؓ نے اس سے جا کر کہا۔ کہ اپنے اس بھائی کے بیٹے کی ذرا بات تو سننا۔ اس نے پوچھا۔ کیا ہوا۔ اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ تمام واقعہ سنا دیا۔ جو غارِ حرا میں آپ پر گزرا تھا۔ وہ یہ واقعہ سنکر کہنے لگا۔

هذا الناموس الذی انزل اللہ علیٰ موسیٰ یالیتنی فیها جذعا یالیتنی اکون حیا اذ یخرجک قومک

کہ یہ تو وہی فرشتہ ہے۔ جو حضرت موسیٰؑ پر وحی لایا۔ اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں۔ جبکہ تیری قوم تجھے اپنے عزیز وطن سے نکال دے گی۔ اور عداوت و دشمنی کا ایک لگاتار سلسلہ تیرے ساتھ جاری رکھے گی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نہایت ہی حیران ہو کر پوچھا او مخرجی هم کیا میری قوم مجھے نکال دیگی۔ ورقہ نے جواب دیا۔ ہاں۔ کیونکہ لم یات رجل قط بمثل ما جئت به الا عودی۔ وان یدرکنی یومک انصرک نصرا موزرا (مشکوٰۃ کتاب الفتن فی المبعث و بدء الوحی) آج تک کوئی بھی رسول ایسا نہیں آیا۔ جس کے ساتھ اس کی قوم نے عداوت نہ کی ہو۔ اگر خدا نے مجھے زندگی بخشی۔ تو میں حتی المقدور اس وقت تیری بہت مدد کروں گا۔

افسوس کہ ورقہ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی رسالت کے ایام دیکھنے نصیب نہ ہوئے۔ اور وہ تھوڑے دنوں بعد ہی وفات پا گیا۔ مگر کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ وہ ورقہ بن نوفل جسے عیسائی اپنی ناواقفیت کے نتیجہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا معلم قرار دیتے ہیں۔ آپ کی رسالت پر ایمان لا چکا تھا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بلند تر شان کی ایک جھلک دیکھ کر ہی آپ پر پروانہ وار فدا ہو چکا تھا۔ پس ورقہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا استاد نہیں تھا۔ بلکہ اس نے اپنی عمر کے انحطاط کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی غلامی اپنے لیے پسند کی تھی اس ایک واقعہ کے علاوہ کسی تاریخ سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ورقہ بن نوفل کے پاس گئے ہوں۔ اور اس سے مسائل دینیہ سمجھتے رہے ہوں۔ اگر کسی معترض میں ہمت ہے۔ تو وہ ثبوت پیش کرے۔ ورنہ بے بنیاد اور جھوٹی باتیں پیش کرنا سچے آدمیوں کا طریق نہیں۔

پھر قرآن مجید پڑھ کر دیکھ لیجیئے اس میں کس جاہ و جلال اور پرشکوہ الفاظ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں کسی انسان کا ہرگز دخل نہیں۔ بلکہ یہ اس خدا کا نازل کردہ کلام ہے۔ جو واحد اور لاشریک ہے۔ پھر کس طرح اس میں بار بار کہا گیا ہے۔ کہ اگر تم اسے انسانی افترا سمجھتے ہو۔ تو فاتوا بسورۃ من مثله۔ ایک صورت ہی اس کے مقابلہ میں لکھ لاؤ۔ کس طرح بار بار کہا گیا ہے کہ الرحمان علم القرآن۔ یہ قرآن خدائے رحمان کی کتاب ہے۔ وانه لتنزیل رب العالمین۔ نزل به الروح الامین علیٰ قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین۔ یہ رب العالمین کا نازل کردہ کلام ہے۔ جو روح الامین کے ذریعہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر اترا۔ تاکہ وہ لوگوں کو ڈرائے۔ انزله الذی یعلم السر فی السموٰت والارض انه کان غفورا رحیما۔ اسے اس خدا نے اتارا ہے۔ جو زمین و آسمان کے بھیدوں سے واقف ہے۔

اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ کہا گیا۔ کہ انک لتلقی القرآن من لدن حکیم علیم۔ کہ تجھے علیم اور حکیم خدا کی طرف سے قرآن سکھایا گیا ہے۔ مگر باوجود اس تحدی کے کہیں ثابت نہیں۔ کہ کسی عیسائی نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے یہ کہا ہو۔ کہ یہ باتیں تو آپ نے ہم سے سیکھی ہیں۔ اب انہیں خدا کی طرف کس طرح منسوب کر رہے ہیں۔

پس قرآن کریم کا اس بات کو نہایت زور کے ساتھ پیش کرنا کہ یہ کتاب خداتعالیٰ نے اتاری ہے۔ اور اس وقت کے عیسائیوں میں سے کسی ایک کا بھی یہ اعتراض نہ کرنا کہ یہ تو ہماری تعلیمات ہیں۔ آپ انہیں خدا کی طرف کیوں منسوب کر رہے ہیں۔ بتاتا ہے کہ یہ اعتراض درحقیقت موجودہ زمانہ کی پیداوار ہے پھر اگر کسی شخص کے لیے یہ ممکن تھا۔ کہ وہ عیسائیوں سے کچھ سیکھ کر دنیا میں وہ عظیم الشان تغیر پیدا کر دیتا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ پیدا ہوا۔ تو وہ عیسائی خود علم رکھنے کے باوجود کیوں ملک عرب

باقی صــــ پر

سندھ کا نیا دارالحکومت حیدر آباد کی بجائے سکھر کو بنانے کا مطالبہ

سکھر ۱۸ رجون :۔ کل شام سکھر میں سندھ کے وزیر اعلیٰ پیرزادہ عبدالستار کو ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا ۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے ۔ کہ سکھر کو سندھ کا نیا دارالحکومت بنایا جائے ۔ یہ سپاسنامہ سکھر کے کچھ تجارتی اداروں اور بعض ممتاز شہریوں کی طرف سے پیش کیا گیا ۔ جس میں کہا گیا تھا ۔ کہ سکھر سندھ کا مرکزی شہر ہے ۔ اس لئے دارالحکومت کی حیثیت سے یہ بہترین ثابت ہوگا ۔ سپاسنامے کا جواب دیتے ہوئے پیرزادہ عبدالستار نے کہا ۔ کہ نئے ....

دارالحکومت کے متعلق آخری فیصلہ کابینہ کرے گی ۔ انہوں نے بتایا ۔ کہ سندھ کی کابینہ کے جو وزراء پچھلے دنوں سکھر آئے ہوئے تھے ۔ انہوں نے بھکر کے قلعے کا معائنہ کیا تھا ۔ اور ان کے سامنے دارالحکومت کی تبدیلی کا مسئلہ ہی تھا ۔ پیرزادہ نے بتایا کہ وہ سندھ کے دوسرے وزیروں کے ساتھ ۲۳ یا ۲۴ رجون کو حیدر آباد بھی جائیں گے ۔ جہاں ایسے علاقوں کا معائنہ کیا جائے گا ۔ جو دارالحکومت کے لئے مناسب ہوں گے ۔ اس کے بعد صوبائی کابینہ اس سلسلے میں کوئی فیصلہ کرے گی ۔ انہوں نے کہا ۔ کہ سکھر کا ایک شہری ہونے کی وجہ سے مجھے اس مطالبے سے پوری ہمدردی ہے ۔ اور جب کوئی فیصلہ ہوگا ۔ تو وہ اس مطالبے کو نظر انداز نہیں کریں گے ۔

فرانس میں شہری پرواز کا سلسلہ معطل ہو گیا

پیرس ۱۷ رجون :۔ فرانس میں شہری پرواز کا سلسلہ معطل ہو گیا ہے ۔ آج فرانس کی قومی فضائی کمپنی ایئر فرانس کے ملازموں نے ہڑتال کر دی ۔ یہ ملازم اپنی تنخواہوں میں اضافہ کا مطالبہ کر رہے تھے ۔ اندازہ ہے ۔ کہ اس ہڑتال کا اثر دس ہزار ملازمین پر پڑے گا ۔

سویز کے فوجی اڈے پر مصر نے کچھ خرچ نہیں کیا

لندن ۱۷ رجون :۔ حال ہی میں برطانوی وزیر مملکت مسٹر سلون لائیڈ سے دارالعوام میں یہ سوال پوچھا گیا تھا ۔ کہ نہر سویز میں فوجی اڈہ کی تعمیر و ترقی پر جو صرف ہوا ہے ۔ اس میں سے مصر نے کتنا روپیہ دینا منظور کیا ہے ۔ اور مصر نے اب تک کتنا روپیہ ادا کیا ہے ۔ جواب میں مسٹر لائیڈ نے کہا ۔ کہ ۱۹۳۶ء کے معاہدہ میں حکومت مصر نے یہ بات مان لی تھی ۔ کہ وہ منطقہ سویز میں برطانوی فوجوں کے لئے فوجی اور فنی سرو سز کے مکانات یا بیرکیں تعمیر کرے گی ۔ جنگ عظیم شروع ہونے تک تعمیر کا کام شروع نہیں ہوا تھا ۔ اس لئے یہ تمام کام حکومت برطانیہ نے اختیار کیا ۔ حکومت مصر کے صرفہ پر تو رہائشی مکان بنائے گئے ۔ اور نہ ہی [illegible]

مدراس کے حادثے کی تحقیقات مکمل ہو گئی

مدراس ۱۷ رجون :۔ مدراس سے دو سو میل کے فاصلے پر دو ریل گاڑیوں کے ٹکرانے کا جو حادثہ پیش آیا تھا ۔ اس کی تحقیقات مکمل ہو گئی ہے ۔ اس حادثے میں ۷۰ افراد ہلاک ۔ اور اتنے ہی زخمی ہوئے تھے ۔ سرکاری طور پر اس تحقیقات کے نتائج کا اعلان نہیں کیا گیا ۔ اب عام ریل گاڑیوں کی آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے ۔

کمبوڈیا کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوگا

بنکاک ۱۸ رجون :۔ یہاں کمبوڈیا کے سفارتخانے کے اعلان میں بتایا گیا ہے ۔ کہ کمبوڈیا کی آزادی کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش ہوگا ۔ واضح رہے ۔ کہ کل کمبوڈیا کے بادشاہ نرودم سہانوک کمبوڈیا سے فرار ہو کر سیام پہنچ گئے تھے ۔ سفارتخانے کے اعلان میں کہا گیا ہے ۔ کہ سیام کی حکومت سے درخواست کی جائے گی ۔ کہ وہ کمبوڈیا کی آزادی کا مسئلہ اقوام متحدہ کے سامنے پیش کرے ۔

ہمارے مشتہرین سے استفسار کرتے وقت المصلح کا حوالہ ضرور دیا کریں

جماعت احمدیہ کا مسلک اور فرض (بقیہ ص)

احکام کی موید ہو۔ اس قدر وسعت حاصل ہو اور ایسے حالات میسر آجائیں۔ جن میں وہ آزادانہ طور پر ان احکام پر عمل پیرا ہو سکے۔ جماعت احمدیہ کو ابھی کسی مقام پر نہ یہ وسعت حاصل ہے۔ اور نہ ایسے حالات میسر ہیں۔ پھر بھی جماعت کا فرض ہے۔ کہ تا حدِ امکان ان احکام پر عمل پیرا ہو کر جس قدر جماعت کے اختیار میں ہو۔ ان احکام کا عملی نمونہ پیش کرے۔ گو ان امور کی طرف مزید توجہ کی ضرورت ہے۔ لیکن بہت حد تک جماعت نے ایسا نمونہ قائم کرنے میں باوجود نامساعد حالات کے کامیابی حاصل کی ہے۔ مثلاً تقسیم سے کچھ سال قبل جماعت کے مرکز یعنی قادیان میں جماعت نے محض اپنے امام کی ہدایات کے ماتحت اپنی رضاکارانہ کوششوں کے نتیجہ میں بچوں — جوانوں اور بوڑھوں - مردوں اور عورتوں یعنی جماعت کے ہر طبقہ میں لکھنے پڑھنے کی استعداد کی تکمیل کر لی تھی۔ اور پردہ کے احکام کی پوری پابندی کرتے ہوئے عورتوں کی اعلیٰ تعلیم کا انتظام بھی خاطر خواہ حد تک کر لیا تھا۔ چنانچہ تمام ہندوستان میں قادیان کی مختصر سی آبادی میں اعلیٰ تعلیم یافتہ عورتوں کی نسبت تمام ایسے مقامات سے جن کا مقابلہ قادیان سے کیا جا سکتا تھا کہیں بڑھ کر تھی۔ تقسیم کے بعد بھی باوجود ان تمام ہولناک واقعات اور حالات کے جن میں سے جماعت کو اور خصوصاً مرکز کو گزرنا پڑا۔ اور تمام ان مشکلات کے جو جماعت کو پاکستان میں پیش آتی رہیں۔ اور آرہی ہیں۔ جماعت نے اپنے تعلیمی معیار کو نہ صرف گرنے نہیں دیا۔ بلکہ اسے اور بلند کیا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ دو سال متواتر دار العلوم پنجاب کے ایم۔اے عربی کے امتحان میں ربوہ جیسے چھوٹے سے مقام کی جہاں ابتدائی ضروریات زندگی بھی ابھی آسانی سے میسر نہیں آسکتیں۔ لڑکیاں یکے بعد دیگرے اول نمبر پر رہی ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ پردہ پر اعتراض کرنے والے ان مثالوں کی موجودگی میں یہ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ پردہ عورتوں کی تعلیم کے رستہ میں روک ہے۔ البتہ عزم۔ استقلال اور قربانی کی ضرورت ہے۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلامی تعلیم کے تمام پہلوؤں کا عملی نمونہ ہر روز پہلے سے بڑھ کر پیش کرتی چلی جائے گی۔ وما توفیقنا الا باللہ العلی العظیم (باقی)

ہالینڈ کے ایک افسر کی سیکرٹری امور خارجہ سے ملاقات

کراچی ۱۸ رجون۔ مسٹر جے رو کماکر ہالینڈ کی وزارت امور خارجہ کے محکمہ جنوب مشرقی ایشیا اور بحرالکاہل کے افسر اعلیٰ نے آج صبح مسٹر جے اے رحیم سیکرٹری امور خارجہ حکومت پاکستان سے ملاقات کی۔ ملاقات کا سلسلہ ۴۰ منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد موصوف وزارت امور خارجہ اور دفاع کے دوسرے افسران سے بھی ملے۔ مسٹر رو کماکر کے ہمراہ ہالینڈ کے نائب سفیر مسٹر جے۔ سی وان ہیوسکم تھے۔ مسٹر رو کماکر کے اعزاز میں وزارت امور خارجہ و تعلقات دولت مشترکہ کی جانب سے کل ایک ڈنر دیا جائیگا۔

۲ کی ار کانفرنس میں شرکت کے لئے گورنر سرحد اور وزیر اعلیٰ سرحد آج ہی پبرات پہنچے۔ ثقہ۔

وزارت صحت و تعمیرات کی ازسرنو تنظیم

طبی اور صحت عامہ کے متعلق کام جو اب تک وزارت صحت و تعمیرات کے شعبۂ صحت کے سپرد تھا۔ مرکزی حکومت نے اسے دفتر ڈائرکٹر جنرل صحت پاکستان میں منتقل کر دیا ہے۔

گورنر سرحد اور وزیر اعلیٰ سرحد کی چودھری محمد علی سے ملاقات

پشاور ۱۸ رجون گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین اور وزیر اعلیٰ سردار عبد الرشید خاں نے آج پبرات میں وزیر خزانہ چودھری محمد علی سے ملاقات کی۔

درخواست دعاء

میری صحت کمزور ہے۔ احباب کرام صحت کی بحالی کے لئے دعا فرمائیں۔

خاکسار ملک محمد عبد اللہ کارکن تالیف و تصنیف حال ربوہ۔

برمی علاقہ سے چینی گوریلوں کو نکالنے کیلئے نیشنلسٹ چین کی تجویز

رنگون ۱۸ رجون برما سے چینی گوریلا فوجوں کو واپس بلا لینے کے متعلق سمجھوتہ ہونے کی امید بندھ گئی ہے کیونکہ برما نے بنکاک میں چار طاقتی فوجی کمیشن میں نیشنلسٹ چین کے نمائندہ کے ساتھ ایک میز پر بیٹھنا منظور کر لیا ہے۔ چار طاقتی کمیشن کے صدر نے کل بنکاک میں اعلان کیا کہ برما نیشنلسٹ چین۔ سیام اور امریکہ کے نمائندے جلد ہی نیشنلسٹ چین کے جنرل لی می کی فوجوں کو برما سے نکالنے کے لئے بات چیت کریں گے۔ برمی وفد نے نیشنلسٹ چین کے نمائندوں کے ساتھ بیٹھنے پر اس لئے انکار کیا تھا۔ کہ حکومت برما کے اب تک فارموسا سے سفارتی تعلقات قائم نہیں ہیں۔ اس لئے برمی وفد کا خیال تھا کہ وہ نیشنلسٹوں کے ساتھ براہ راست بات چیت نہیں کر سکتا کمیشن میں امریکہ اور سیام کے ممبر اب تک دونوں ملکوں کے درمیان تنازعات طے کرنے میں مدد دے رہے ہیں۔ کمیشن کے مکمل اجلاس میں سب سے پہلے برمی علاقہ سے چینی گوریلوں ہٹانے کے لئے نیشنلسٹ چین کی ایک تجویز پر بحث ہو گی۔ اس سے پہلے نیشنلسٹ چین برما کی اس تجویز کو نامنظور کر چکا ہے کہ چینی نیشنلسٹ گوریلے۔ پانچ مرکزوں میں جمع کئے جائیں۔ اور اس کے بعد انہیں برما اور تھائی لینڈ کی سرحد پر لے جا کر غیر مسلح کر دیا جائے۔ برما بھی نیشنلسٹ چین کی ایک تجویز کو نامنظور کر چکا ہے۔ جس میں کہا گیا تھا کہ برمی فوجوں اور گوریلوں میں جنگ فوراً بند کر دی جائے۔ برما نے اس کی وجہ یہ بتائی تھی کہ نیشنلسٹ چین نے اس بات کا اعلان کیا تھا کہ اس کا گوریلوں پر کسی قسم کا کنٹرول نہیں ہے۔ اب نیشنلسٹ چین کے نمائندہ کرنل فورڈی نے جو فارموسا میں اپنی حکومت سے مشورہ کرنے کے بعد اتوار کو بنکاک لوٹے ہیں۔ یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ گوریلوں کو گزرنے کے لئے تین راستے دے دیئے جائیں۔ اور لڑائی بند کر دی جائے۔ تین راستوں والی چینی تجویز اس برمی تجویز سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے جس میں کہا گیا تھا کہ چینی گوریلوں کو پانچ مقامات میں جمع کر دیا جائے البتہ فرق یہ ہے کہ چین نے یہ مان لیا ہے کہ ان راستوں پر مسلح برمی فوج تعینات رہے۔

واشنگٹن ۱۸ رجون۔ ایٹمی جاسوسوں ایتھل اور روزن برگ کی سزائے موت پر نظر ثانی کرنے کے لئے۔ امریکی سپریم کورٹ کا ایک خاص اجلاس آج رات ہونے والا ہے۔

مشرق وسطیٰ میں ٹڈیوں کا زبردست حملہ

کراچی ۱۸ رجون۔ ٹڈیوں کے دل مغرب کی جانب سے پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ ٹڈیوں کا تقریباً ۲ میل لمبا دل مکران کے ایک مقام تربت میں دیکھا گیا۔ انڈے دینے والی اور کچھ کم عمر ٹڈیاں دشت کی وادی کے زیر کاشت علاقوں میں دیکھی گئیں۔ امید ہے کہ ٹڈیاں برسات سے قبل گرمیوں میں زبردست پیمانہ پر انڈے دیں گی۔ ایران کا دورہ کرنے والی پاکستانی جماعت ابھی تک صوبہ زاہدان میں ٹڈیوں پر قابو پانے کیلئے سرگرم عمل ہے۔

جہاں تک مشرق وسطیٰ اور عمان کے متعلقہ علاقوں کا تعلق ہے ان ٹڈیوں میں سے جو زبردست پیمانہ پر انڈے دینے والی تھیں۔ کچھ پرواز کر چکی ہیں۔ شمالی عرب میں یہ ٹڈیاں زبردست پیمانہ پر انڈے دے رہی ہیں۔ جن میں سے مزید ٹڈیوں کے پرواز کر جانے کی امید ہے۔ لہٰذا پرواز کرنے والی ٹڈیاں جنوب مشرقی مصر جا رہی ہیں۔ جہاں سے وہ لازمی طور پر سوڈان پر حملہ کریں گی۔ برطانوی شمالی لینڈ اور حبشہ میں ٹڈیوں نے بچے دینے شروع کر دیئے ہیں۔

مشرقی برلن میں آج پھر گولی چلائی گئی

برلن ۱۸ رجون مشرقی برلن میں آج پھر مظاہرین پر دو مرتبہ گولی چلائی گئی پہلی مرتبہ گولی چلنے پر مظاہرین منتشر ہو گئے۔ لیکن ایک گھنٹہ کے بعد وہ پھر جمع ہو گئے اور پولیس کو پھر گولی چلانی پڑی مشرقی علاقہ کی طرف سے جو فائرنگ کی جا رہی تھی اس کی آواز مغربی برلن میں بھی آرہی تھی روسی فوج کا ایک پورا ڈویژن جس میں ڈھائی سو سے زیادہ ٹینک ہیں مشرقی جرمنی میں نازک حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کھڑا ہے